

سلسلہ دین خیر خواہی کا نام ہے (۴۴)

سگریٹ فروش کی خدمت میں

تالیف

محمد بن ابراہیم الحمد

ترجمہ

مشاق احمد کرمی

ناشر

مکتب دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض

ت: ۴۴۵۴۹۰۰ - ۴۹۱۶۰۶۵ ف: ۴۹۷۰۱۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله ، والصلاة والسلام على رسول الله وبعد:

دینی اخوت کے کچھ حقوق ہوتے ہیں، اور ایک مسلمان پر اپنے مسلمان بھائیوں کے تعلق سے کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، کیونکہ دین نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے اور فرمان رسول ﷺ کے مطابق ”تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند کرنے لگے جو اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے۔“

اور چونکہ ہمارے کچھ بھائی سگریٹ فروشی اور اس کی ترویج و پھیلاؤ میں مبتلا ہیں، اس لئے ہم پر واجب و لازم تھا کہ ہم ان کو نصیحت کریں اور ان کو ان کے اس عمل کے نتائج سے آگاہ کریں۔

اور یہی باعث ہے کہ ہم اپنے سگریٹ فروش بھائیوں کی خدمت میں یہ چند گزارشات قلمبند کر رہے ہیں، شاید کچھ سننے والے کان اور توجہ دینے والے قلوب پا جائیں، یہی ان کے ساتھ ہمارا حسن ظن ہے اور ہم ان سے اسی کی امید رکھتے ہیں، کیونکہ نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے اور مومن کو جب نصیحت کی جاتی ہے تو وہ نصیحت قبول کرتا ہے۔

اے میرے سگریٹ فروش بھائی! ہم آپ کے ساتھ چند منٹ کے لئے بیٹھتے ہیں، اس امید پر کہ آپ کے ساتھ ہمارا یہ بیٹھنا آپ کے دل میں قبولیت کا درجہ پائے

اور آپ اپنے قلب میں اس کی بازگشت محسوس کریں۔

اول: ہم آپ کو یاد دلاتے ہیں کہ آپ ایک مسلمان اور اللہ تعالیٰ کے ایک بندہ ہیں، اور واقعی یہ شرف کتنا عظیم ہے اور یہ غلامی و بندگی کتنی عزت کی چیز ہے۔

چنانچہ ایک مسلمان۔ اور آپ بھی ایسے ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور ان دونوں کی محبت کو ہر محبت پر مقدم رکھتا ہے اور اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کو ہر اطاعت پر ترجیح دیتا ہے۔

جب یہ بات آپ کو تسلیم ہے تو کیا سگریٹ فروشی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے؟ اور کیا اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پسند کرتے ہیں؟

اے میرے محبوب بھائی! مجھے اس بات میں شک نہیں ہے کہ آپ اس بارے میں میری تائید کریں گے کہ سگریٹ فروشی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے اور نہ اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پسند کرتے ہیں، پھر آپ بتلائیں کہ سگریٹ کی فروخت اور اس کی ترویج و پھیلاؤ پر آپ کیسے راضی ہیں؟

دوم: سگریٹ ایک خبیث اور گندی چیز ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ کو اس بارے میں اختلاف ہے۔ اور آپ کا سیدھا دین پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور خبیث و گندی چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے اور آپ کا رب عز و جل اپنے محکم تنزیل قرآن میں فرماتا ہے: ﴿وَيَحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتُ وَيُحْرَمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثُ﴾ (رسول پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے اور گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے)۔

پھر اے محبوب بھائی! آپ کیسے اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ خبیث اور گندی چیز آپ کی روزی و معاش کا مصدر و ذریعہ بنے؟
 سوم: سگریٹ آپ کے لئے، خریدار کے لئے بلکہ پوری امت و انسانیت کے لئے نقصان دہ ہے اور آپ کا رسول محمد ﷺ فرماتے ہیں: ﴿لا ضرر ولا ضرار﴾ (نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ)۔

چہارم: آپ اپنے رب عزوجل کے محتاج ہیں، آپ اسے رات دن پکارتے ہیں اور آپ اس سے لمحہ بھر کے لئے بھی بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ جب آپ پر مصیبت آتی ہے اور زمیں اپنی وسعت کے باوجود آپ پر تنگ ہو جاتی ہے اور آپ کسی کو آپ کی مصیبت دور کرنے والا نہیں پاتے، تو اس وقت آپ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اس کے آگے گڑ گڑاتے ہیں اور صرف اسی کے سامنے اپنی دعا و حاجت کو رکھتے ہیں تاکہ وہ تمہاری دعا سنے اور تمہاری مراد پوری کرے، پھر آپ کیسے اپنی دعا کے قبول ہونے کی امید رکھ سکتے ہیں جبکہ آپ نے حرام کھا کر اور حرام چیز کی فروخت کر کے قبولیت دعا کے راستہ کو بند کر دیا ہے؟۔

کیا آپ کو یہ بات معلوم نہیں کہ حرام کھانا قبولیت دعا کے لئے سب سے بڑی رکاوٹ ہے؟۔ یا آپ اپنے رب سے بے نیاز ہیں، اس کے محتاج نہیں؟! پنجم: آپ کی امت و قوم کو تندرست، طاقتور اور صحیح العقل لوگوں کی ضرورت ہے، تو کیا آپ نے دھواں پیچ کر اپنی امت کے وجود ڈھانچہ کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالا؟ نہیں

، بلکہ اس کے برعکس اور یہی بات درست ہے کہ آپ امت کی صحت کو برباد کرنے، اس کی قوت کو کمزور کرنے اور اس کی عقل کو بگاڑنے کی سعی میں لگے ہوئے ہیں۔

ششم: کیا آپ اس بات پر راضی ہیں کہ آپ کے معاشرہ و ملت کے جیالوں میں مہلک امراض پھیلیں اور آپ کے گرد و پیش سے لوگوں کو ہلاک کریں اور چھوٹے و بڑے کو اذیت ناک صورت حال سے دوچار کریں؟ میں نہیں سمجھتا کہ آپ اس سے خوش ہونگے۔ پھر آپ کیسے سگریٹ و دھواں بیچتے ہیں جو متعدد تباہ کن امراض کا بنیادی سبب ہے؟ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ دھواں نوشی ہی کینسر کی متعدد قسموں کا سبب ہے مثلاً پھیپھڑے، ہونٹ، گلے، منہ، نرخرہ، زبان، پنکریز، مثانہ، گردہ وغیرہ کا کینسر؟ اور کیا آپ کو معلوم نہیں کہ یہی دھواں نوشی دوسرے امراض کا بھی سبب ہے مثلاً دمہ، ضیق النفس، کھانسی، بلغم، تپ دق و سل، کلیجہ کا سوراخ دار ہو کر سکڑ جانا، دماغی کومہ، سینے کی تنگی، گردہ کا ناکام ہونا، دانتوں کا کیڑا لگنا اور کالا ہونا، سونگھنے کی قوت کا فیل ہونا اور الرجک بیماریوں کا زیادہ ہونا؟ اور کیا آپ کو پتہ نہیں کہ یہی دھواں نوشی قلب و دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے، ذہانت کے تناسب کو کم کرتی ہے اور اندھا پن اور پلکوں کے سوجن کا سبب بنتی ہے۔ بلکہ یہ بانجھ پن کا بھی سبب ہے اور حمل و جنین پر برا اثر ڈالتی ہے، ہوا کو آلودہ کرتی ہے اور آگ کے حادثات کا سبب بنتی ہے۔ کیا آپ اس بات پر راضی ہیں کہ آپ اپنی امت و قوم کو ڈھادینے کا پھاؤڑا بنیں جو امت پر تباہی ہی تباہی لائے؟

ہفتم: کیا آپ کے دل میں کبھی یہ کھٹکتا ہے کہ آپ ناحق کسی معصوم جان کو قتل کر دیں یا قتل کا ہتھیار بنیں؟ کیا آپ اس عظیم گناہ اور بھیانک جرم کی جرأت کریں گے؟ آپ کہیں گے: نہیں اور پورے منہ بھر کر کہیں گے: نہیں۔ پھر کیا آپ کو پتہ نہیں کہ آپ بہت ساری جانوں کے خواہ آپ کو اس کا احساس ہو یا نہ ہو کہ اپنے سگریٹ فروشی اور اس کی ترویج و پھیلاؤ کے ذریعہ قتل کے سبب بن جاتے ہیں اور بن رہے ہیں، کیا آپ کو علم نہیں کہ دھواں نوشی ہی کم عمری کی موت کا بنیادی سبب ہے۔

بلکہ دنیا کے غیر فطری اموات کی اکثریت کا سبب یہی دھواں نوشی ہے، کیونکہ پوری دنیا میں صرف دھواں نوشی کے سبب سالانہ دو ملین پانچ لاکھ (پچیس لاکھ) افراد موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں جن میں تنہا امریکہ میں تین لاکھ پچاس ہزار افراد مرتے ہیں۔

ہشتم: کیا آپ کو یہ بات اچھی لگے گی کہ مسلمانوں کے بچے بے راہ روی کا شکار ہو جائیں اور اس میں آپ کا کلیدی ہاتھ ہو؟ آپ کہیں گے: نہیں۔ پھر کیا آپ کو علم نہیں کہ دھواں نوشی بے راہ روی کے بڑے اسباب میں سے ایک ہے؟ دھواں نوشی ہی برے انجام کی ابتدا ہے اور یہی بہت ساری فساد انگیزیوں کا راستہ ہے مثلاً حشیش و ہیروئن نوشی وغیرہ جیسی مخدرات نوشی۔ پھر اے میرے محبوب بھائی! آپ کیسے مسلمانوں کے بچوں کے بگاڑ پر راضی ہونگے؟ کیا آپ کو اس بات کا خوف نہیں کہ اپنے بچوں کی بے راہ روی کی سزا کہیں آپ کو بھی بھگتنا پڑے؟

نہم: کیا آپ اس بات سے خوش ہونگے کہ آپ اپنی امت و قوم کے خلاف اپنے دشمنوں کی مدد کریں؟ آپ حسب سابق یہی جواب دیں گے کہ: نہیں! میں آپ پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ اپنی سگریٹ فروشی، اس کے پھیلاؤ اور اس کی تجارت کے ذریعہ اپنی امت و قوم کی اقتصادیات کو کمزور کر رہے ہیں اور امت کے اموال کو ضرر رساں کاموں میں بیکار خرچ کرنے پر تعاون کر رہے ہیں، اس کے ساتھ ہی دشمنوں کی کمپنیوں کو تقویت پہنچا رہے ہیں جو سگریٹ بنا کر برآمد کرتی رہتی ہیں۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے: ترجمہ:

”تم تو اپنے ہی محنت کی کمائی سے ان کالے زہر کو بنانے والوں کے بہترین مددگار بن گئے، تم ان کو اپنا مال دیتے ہو کہ اگر یہ نہ ہوتا تو وہ اس دین کے خلاف سازش کا راستہ نہ پاتے۔“

دہم: میرے محبوب بھائی! کیا آپ اللہ تعالیٰ کے کافی ہونے پر یقین نہیں رکھتے؟ کیا آپ کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی آپ کو رزق دیتا ہے؟ کیا آپ اس بات پر ایمان نہیں رکھتے کہ کوئی بھی نفس اپنی روزی اور اپنی عمر پوری کرنے سے پہلے ہرگز نہیں مر سکتا؟ آپ ضرور کہیں گے: ہاں۔ پھر یہ یقین اور وہ علم و ایمان آپ کا کہاں کھو جاتا ہے؟ جب آپ سگریٹ بیچ رہے ہوتے ہیں، جبکہ آپ جانتے ہیں کہ یہ حرام ہے۔ کیا حلال تجارت کے ذریعہ آپ اس خبیث کام سے مستغنی نہیں ہو سکتے؟۔

یا زدہم: ممکن ہے آپ زیادہ سے زیادہ مال اکٹھا کرنے کی طمع کر رہے ہوں اور آپ

کی آزمائش ہو رہی ہو اور زیادتی مال سے آپ کو ڈھیل دی جا رہی ہو۔ لیکن اس مال کا کیا فائدہ جس میں برکت مفقود ہو۔ کیا آپ کو علم نہیں کہ حرام کمائی مال کو بگاڑ دیتی ہے اور اس کی برکت مٹا دیتی ہے؟ پھر اس مال سے خیر کی کیا امید کی جاسکتی ہے جس میں برکت نہ ہو؟

دوازدہم: آپ کہہ سکتے ہیں کہ مجھے سگریٹ کی حرمت اور اس کے نقصانات کا علم ہے، اور میں سگریٹ سے مال کمانا نہیں چاہتا، میں نے تو اسے صرف گاہک لبھانے کا وسیلہ بنایا ہوا ہے۔ اے میرے حبیب! آپ سے میری عرض ہے کہ گاہکوں کو کون لاتا ہے؟ اور روزی کا کون کفیل و ضامن ہے؟ کیا وہ سگریٹ ہے؟ یا اللہ جل جلالہ و پاک نام والے؟ یقیناً آپ کا یہ عمل ناجائز و حرام ہے، کیونکہ وسائل و ذرائع کا حکم مقاصد کے حکم جیسا ہی ہے، بلکہ یہ تو اللہ عز و جل کے ساتھ آپ کی بدگمانی بھی ہے۔

سیزدہم: آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں سگریٹ کی کمائی سے کچھ بھی نہیں لیتا، یہ تو بیچنے والے کا کام ہے جسے میں نے بیچنے کا کام سونپا ہوا ہے، وہی سگریٹ خریدتا و بیچتا ہے، اس میں میرا نہ کوئی گناہ ہے اور نہ کوئی ذمہ داری۔ میری آپ سے عرض ہے کہ آپ کس کو دھوکہ دے رہے ہیں، اپنے آپ کو؟ یا دوسرے لوگوں کو؟ یا اپنے رب کو؟ یقیناً گناہ تو آپ ہی کا ہوگا، غلطی کا پھندا تو آپ ہی کے گلے میں لگے گا، کیونکہ آپ ہی اس کے اولین سبب ہیں، آپ ہی کے بس میں مزدور بائع کو سگریٹ بیچنے سے روکنا تھا، اس لئے آپ ہی گنہگار ہونگے، کیونکہ قدرت کے باوجود آپ نے منکر کام کو نہیں روکا، اور

اس وجہ سے بھی کہ آپ گناہ و سرکشی کے کاموں میں تعاون کرنے والوں میں سے ہو گئے۔ ورنہ اگر مزدور بائع لوگوں کو دھوکہ دے، یا مدت صلاحیت ختم ہو جانے والا سامان بیچے، تو یقیناً آپ اس سے راضی نہیں ہونگے اور اس وقت یہ کیوں نہیں کہتے کہ یہ گناہ مزدور بائع کا ہے۔ بلکہ آپ اس پر ناراض ہونگے اور بسا اوقات اس کو سزا بھی دیں گے، یا اس کی جگہ کسی دوسرے کو بدل دیں گے، اس خوف سے کہ کہیں گا ہک آپ کی دکان سے متنفر نہ ہو جائیں۔

اس لئے اے میرے حبیب! آپ اپنے رب کے سامنے توبہ کیجئے، رشد و ہدایت کی طرف لوٹ آئیے اور سگریٹ بیچنے کے آپ پر اور دوسروں پر نقصانات کو مستحضر کیجئے اور یہ یاد رکھئے کہ آپ اگر سگریٹ فروشی سے باز آ جائیں تو آپ دوسروں کے سگریٹ نوشی چھڑانے میں آپ ان کی مدد کر رہے ہونگے۔

اس لئے آپ اللہ عز و جل سے مدد طلب کیجئے اور یہ بات یاد رکھئے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے کسی چیز کو چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے عوض اس سے بہتر چیز عطا کرتا ہے۔ اور عوض کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں:-

ایک شکل تو یہ ہے کہ آپ کے سابق مال سے بہتر مال ہو جائے، یا یہ کہ آپ کے مال میں برکت عطا کر دی جائے گرچہ مال کم ہی ہو، یا اللہ تعالیٰ آپ سے مصائب و آفات دور کر دے جو اللہ ہی کو معلوم ہے، یا آپ کو قناعت اور دل کی مالداری نصیب ہو جائے۔ اور ان میں سب سے بڑھ کر عوض تو یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے انسیت

و محبت، قوت قلب، فرحت و نشاط، اللہ کی رضا جوئی اور اس کے ذکر سے اطمینان قلب کی دولت نصیب ہوگئی ہے۔

پھر دھواں نوشی کے ترک سے مترتب ہونے والے اجر و ثواب کو یاد کیجئے اور توبہ کی عظیم فضیلتوں کو ذہن میں مستحضر کیجئے، کیونکہ انجام کے کمال کا اعتبار ہوتا ہے، آغاز کے نقص کا اعتبار نہیں ہوتا۔

پھر آپ اپنے رب کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلائیے اور اس سے یہ طلب کیجئے کہ وہ آپ کی مدد کرے، آپ کے نفس امارہ پر اور جن و انسان شیطین پر جو آپ کے راستہ پر کھڑے ہوئے ہیں اور آپ کو اپنے رب کی طرف رجوع ہونے سے روڑے اٹکا رہے ہیں۔

اور آپ شیطانی وسوسہ اور اس کی ہلاکت خیزی کے آگے جھکنے سے بچیں کہ اگر آپ دھواں فروشی چھوڑ دیں گے تو آپ کی روزی ختم ہو جائے گی، آپ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کریں اور یہ بات ذہن میں مستحضر کر لیں کہ اللہ تعالیٰ ہی رازق زبردست قوت والا ہے اور آپ یاد کریں کہ آپ رب العالمین کے سامنے اس دن کھڑے ہونگے جس دن نہ مال کام دے گا اور نہ اولاد، مگر جو اللہ کے پاس قلب سلیم لیکر آئے۔

پھر آپ دھواں فروشی کے انجام کو یاد کریں، جس آدمی کے بھی دھواں نوشی میں آپ سبب و وسیلہ بنیں گے، آپ اس کے گناہ میں یقیناً شریک ہونگے۔

اے میرے حبیب! یہ چند کلمات نصیحت ہیں جنہیں اس آدمی نے لکھا ہے جو آپ سے
محبت کرتا ہے، آپ کا مشفق ہے، آپ کی فلاح و کامرانی کا امیدوار ہے اور آپ کی
عزت و سر بلندی کا طالب ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو راہ
راست نصیب فرمائے اور آپ کو سب سے سیدھے راستہ کی ہدایت مقدر فرمائے اور
آپ کے لئے نیکی و اطاعت کا راستہ آسان کرے اور آپ کو گناہ و نافرمانی کے راستہ
سے دور رکھے۔ آمین واللہ اعلم

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

